دجال اور مرزا صاحب ؟

(شیخ راحیل احمد ۔ جرمنی)

آپ بھی کہیں گے کہ یہ کیا روزانہ مرزاغلام اے۔قادیانی کا ذکر لے بیٹھتا ہے،لیکن میں بھی کیا کروں، مجبور ہوں کیونکہ عمر کا ایک حصہ انکی امت میں گزار کر، جیسے مجھے مرزاصاحب سے اُنسیت سی ہوگئی ہے،اوران سے یہ اُنسیت مجھے انکی کتابوں کا مطالعہ کراتی ہے،اور یہ مطالعہ مجھے انسپائر(Inspire) کرتا ہے مرزاصاحب پر کچھ لکھنے کو،اور یہ ماننا پڑے گا کہ مرزاصاحب صرف ایک اونچے درجے کے کتب فروش ہی نہیں تھے، بلکہ کبھی کبھار سچ اور بڑے پتے کی بات بھی لکھ جاتے تھے، ویسے تو کئی بار کیا اکثر وہ خود بھی اپنی تحریروں کی زد میں آئے، لیکن ان کو اپنی تاویل سازی پر اتنا بھروسہ تھا کہ وہ اپنی تحریر کو واپس نہیں لیتے تھے بلکہ اسکی تاویل ایسی کرتے تھے کہ آئندہ کئی صدیاں انکا اس فن میں کوئی ثانی نہیں ہوگا۔ہاں تمہید میں اصل بات کا ذکر رہ ہی گیا کہ مرزاصاحب نے کیا سچ لکھا؟ مرزاصاحب لکھتے ہیں کہ ”پرلے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے“۔ست بچن / رخ، ض ۱۰ / حاشیہ ص ۱۴۱۔کیوں سچ ہے یا نہیں؟

مرزا غلام اے قادیانی قران کریم کے اس سوال کے صحیح مصداق تھے کہ ” **لم تقولون ما لا تفعلون**۔یعنی وہ تم کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں،اور مرزا صاحب کی زندگی میں ایسی کئی مثالیں مل جائیں گی کہ مرزاصاحب جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔اور اکثر دوسروں پر لاعلمی کی تہمت لگاتے اور اپنی بڑائی کا ڈھنڈورا پیٹتے تھے، حالانکہ وہ خود جس پر الزام لگا رہے ہوتے تھے اس سے کہیں زیادہ لاعلم، بلکہ بے علم ہوتے تھے اور اپنی اس عادت کا نشانہ، نہ صرف علمائے وقت کو، نہ صرف اولیائے کرام اور بزرگوں کو، نہ صرف صحابہ کبارؓ کو بلکہ نبیوں اور یہاں تک کہ سرور کائنات، شافعی دوجہاں، فخر رُسل، امام الانبیاء، محسن انسانیت، رحمت اللعالمین، خاتم الانبیاء آنحضرت رسول پاک ﷺ کو بھی بنایا۔اس جگہ اسکی ایک مثال پیش کرتا ہوں، مرزا جی نے تو بے شمار موشگافیاں اپنے قلم کی دکھائی ہیں، آج دجال کے بارہ میں مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔مرزاصاحب لکھتے ہیں، **”اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی........ تو کچھ تعجب کی بات نہیں“**۔ازالہ اوہام طبع پنجم / رخ، ج ۳ / صفحہ ۴۷۳۔حالانکہ مرزاصاحب کا ہی ارشاد ہے کہ ”ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا“۔تتمہ حقیقت الوحی / رخ، ج ۲۲ / ص ۴۳۸۔

اور یہ حقیقت منکشف نہ ہونے کا ارشاد اس شخصیت کے بارے میں ہے جو خدا سے خبر پا کر ہم تک دجال کی آمد کی کھلی کھلی خبریں پہنچا رہے ہیں اور اسکی نشانیاں بھی بڑی حد تک بتا چکے ہیں اور اسکے خاتمہ کی اور کس طرح خاتمہ ہوگا کی بھی کسی حد تک تفصیلی خبر دے چکے ہیں۔دجال کے خروج کے بارہ میں کافی احادیث مبارکہ موجود ہیں، یہاں سب تو پیش نہیں کر سکتے لیکن مختصر سا جائزہ کہ احادیث مبارکہ دجال کے بارہ میں کیا کہتی ہیں تا کہ جب آپ مرزاصاحب کی باتیں پڑھیں تو آپ کے ذہن میں اس سے قبل ارشادات نبویہ کی کچھ جھلک موجود ہو:۔

۞:۔”حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے ....اسی دوران آپ نے چار کلمات ادا کئے۔جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں پر شمار کرلیا۔ **آپ** نے فرمایا: تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے۔اللہ تعالےٰ تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا۔ **پھر** تم اہل فارس سے جنگ کرو گے اُن پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے۔ **پھر** تم روم والوں سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالےٰ تمہیں اس میں بھی فتح عطا فرمائیں گے۔ **پھر** تم دجال سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تعالےٰ تمہیں فتح عطا کریں گے ....“۔مسلم شریف / ج ۳ / حدیث نمبر ۷۲۸۴ / کتاب الفتن۔

۞:۔”حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا۔تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا، وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے **دس علامات** دیکھ لو گے۔ پھر دھوئیں، دجال، دابۃ الارض، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے اور سیدنا عیسیٰ بن مریمؑ کے نازل ہونے اور یاجوج ماجوج اور تین جگہوں کے دھنسنے، ایک دھنسنا مشرق میں، اور ایک دھنسنا مغرب میں اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر یمن میں سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو جمع

ہونے کی جگہ کی طرف لے جائیگی‘‘۔مسلم شریف / ج ۳ / حدیث نمبر ۷۲۸۵ / کتاب الفتن۔

۞:۔’’حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالےٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔گویا کہ اسکی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی‘‘۔ مسلم شریف / ج ۳ / حدیث نمبر ۷۳۶۱ / کتاب الفتن۔

۞:۔’’حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے۔اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کئے ک ف ر اور ہر مسلمان اسے پڑھ لیگا‘‘۔ مسلم شریف / ج ۳ / حدیث نمبر ۷۳۶۵ / کتاب الفتن۔

۞:۔’’ ....جو آپ نے دجال کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنی۔حضرت حذیفہؓ نے کہا، بے شک دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔پس لوگ جسے آگ تصور کریں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا پس تم میں سے جو اسے پالے تو اسی میں کود جائے جسے آگ تصور کرے۔کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا اور پاکیزہ پانی ہوگا تو عقبہؓ نے حضرت حذیفہؓ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی آپ سے اسی طرح سنا‘‘۔ مسلم شریف / ج ۳ / حدیث نمبر ۷۳۷۰ / کتاب الفتن۔

۞:۔مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ بہت طویل ہے اس میں سے صرف انتہائی اہم باتیں پیش کر رہا ہوں۔حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

۱:۔میں تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں۔اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہوگیا تو تمہاری بجائے میں اسکا مقابلہ کرونگا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص خود اس سے مقابلہ کرنے والا ہوگا۔اور اللہ ہر مسلمان پر نگہبان ہوگا۔بے شک (دجال) نوجوان، گھنگریالے بالوں والا اور پھولی ہوئی آنکھ والا ہوگا۔گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہہ دیتا ہوں۔

۲:۔پس جو تم میں سے اسے پالے تو چاہئے کہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے۔اسکا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہوگا۔پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب فساد برپا کریگا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن اور ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔

۳:۔ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اسکی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا۔اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو

۴:۔ایک قوم کو دعوت دیگا وہ اسے قبول کرلیگی تو پھر وہ آسمان کو حکم دیگا وہ بارش برسائے گا اور زمین سبزہ اُگائے گی۔پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائیگا تو وہ اسکی دعوت رد کردیگی تو وہ ان سے واپس لوٹ آئیگا پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے۔

۵:۔پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں۔

۶:۔دجال کے انہی افعال کے دوران اللہ عیسیٰ بن مریم کو بھیجیں گے۔وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس زرد رنگ کے حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے گریں گے اور جب وہ اپنے سر کو اُٹھائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے اور جو کافر بھی انکی خوشبو سونگھے گا ہلاک ہو جائیگا اور انکی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک انکی نظر جائے گی۔پس حضرت مسیح علیہ السلام دجال کو طلب کریں گے اور اسے باب لُد پر پائیں گے تو اسے قتل کردیں گے۔پھر عیسیٰ بن مریم کے پاس وہ قوم آئے گی جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا‘‘۔ مسلم شریف / ج ۳ / حدیث نمبر ۷۳۷۳ / کتاب الفتن۔

۷:۔’’ہم سے اسماعیل بن ابی اویس ....آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے۔نہ اس میں طاعون جاسکے گا نہ دجال‘‘۔ بخاری شریف / ج ۱ / پارہ اول / حدیث نمبر ۱۷۶۲ (۱۷۶۱ و ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ بھی اسی موضوع پر ہیں)۔اللہ نے مرزا صاحب کو بھی مدینہ جانے کی سعادت نصیب نہیں کی۔ اور قادیان جس کو مرزا صاحب مدینہ کا ہم پلہ قرار دیتے ہیں وہاں طاعون نے خاصی تباہی مچائی یہیں سے ہی انکا کذب ثابت ہو جاتا ہے۔

اس مختصر جائزہ سے ہی انسان کافی اندازہ کرلیتا ہے اور ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے رسول پاک ﷺ کے بعد شکر ہے کہ یہ نہیں کہہ دیا کہ خدا کو بھی معلوم نہیں کہ دجال کیا ہوگا؟ اور اگر مرزا جی یہ بھی کہہ دیتے تو آپ اور میں انکا کیا کرلیتے؟ ویسے تو ہم مرزا صاحب کے الہامات پڑھیں تو کئی جگہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو الہام کرنے

والے کواور نہ ہی ملہم کو اندازہ ہے کہ یہ الہامات کیا ہیں یا انکا مفہوم کیا ہے یا مقصد کیا ہے؟

لیکن آئیے یہ دیکھیں کہ آیا یہ (خودساختہ) امام الزمان، جنکو بقول انکے خدا تعالےٰ ایک لحہ غلطی پر نہیں رہنے دیتا، اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ قرآن انکو خدا نے ہر ذی روح سے زیادہ خود سکھایا ہے دجال کی کیا تعریف کرتے ہیں؟

۞:۔ایک جگہ لکھتے ہیں،''دجال معہود عیسائی ہیں آنحضرت صلعم کا فرمان ہے کہ جب تم دجال کو دیکھو تو سورۃ کہف کی پہلی آیات پڑھو بتلاتا ہے کہ عیسائی ہی دجال ہیں اگر دجال عیسائیوں کے علاوہ ہوتا تو سورۃ فاتحہ میں اسکا بھی ذکر کیا جاتا مگر نصاریٰ کے فتنے سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی گئی ہے''۔تحفہ گولڑویہ ، /رخ ، ج ۱۷/ص ۲۱۱۔۲۱۲ ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزا صاحب جھوٹ کا سہارا لیکر بالواسطہ طور پر عیسائیوں کو آنحضورﷺ کے حوالے سے دجال قرار دے رہے ہیں اگر مرزا صاحب کی یہ تشریح مانی جائے، تو پہلی بات ہے کہ کیا عیسائی رسول اکرمﷺ کے زمانہ میں نہ تھے، کہیں کوئی ایسی حدیث اور قول ہے جس میں حضورﷺ نے عیسائیوں کو دجال قرار دیا ہو؟ لیکن ''علوم لدنیہ'' سے مزین اور غلطی سے پاک امام الزماں، رسول پاکﷺ کا نام ناجائز استعمال کرنے کے باوجود اس تشریح پر بھی قائم نہیں رہتے، اب پتہ نہیں اپنی تشریح کے بودے پن کا خیال آ گیا یا عیسائی حکومت کا خیال آ گیا کہ وہ ناراض نہ ہو جائیں (ممکن ہے کہ اندرخانے حکومت نے انکو آنکھیں بھی نکالی ہوں کہ ہم نے تمہیں اپنی مدد اور مقاصد کے لئے کھڑا کیا ہے، نہ کے امت مسلمہ کے سامنے ہماری پوری قوم کو دجال بناؤ) کہ ہمارا خود کاشتہ پودہ، ہماری پوری قوم/اُمت کو دجال قرار دے رہا ہے، اور ہماری بلی ہمیں ہی میاؤں کر رہی ہے۔

۞:۔مرزا صاحب نے غالباً اندرخانے ہاتھ جوڑے اور بات بنائی کہ میں یہ نصرانی واعظوں کے گروہ کو کہہ رہا ہوں، یا غالباً یہ کہا ہوگا کہ مجھے پبلک میں اعتبار بھی بٹھانا ہے اور جب تک میں ظاہری طور پر آپ لوگوں کے کم از کم مذہبی حصے کو برا نہیں کہوں گا تو میری بات کون سنے گا۔ بہرحال کیا واقعہ ہوا، کس طرح ہوا، ہم تو مرزا صاحب کے عمل کی وجہ سے قیاس ہی کر سکتے ہیں۔خیر اب مرزا جی دجال کی تعریف میں فرماتے ہیں''اگر دجال کو نصرانیت کے گمراہ واعظوں سے الگ سمجھا جائے تو ایک محذور لازم آتا ہے''۔ حقیقۃ الوحی، /رخ ، ج ۲۲/ ص ۴۱ ۔بات یہیں تک ہی نہیں رہتی بلکہ مرزا صاحب کا سفر دجل جاری ہے

۞:۔اس لئے اب اس پوزیشن سے پھسلتے ہوئے پوری عیسائی قوم کی بجائے مرزا صاحب پادریوں پر بریک لگاتے ہیں۔کیونکہ براہ راست پادریوں کو کچھ کہنے لکھنے پر انگریز حکام بظاہر کچھ نہیں کہتے تھے اور مرزا صاحب کو بھی باعزت پسپائی کی ضرورت تھی اس لئے اب دجال کی تعریف یوں کر دی گئی کہ''دجال کے معنی بجز اسکے اور کچھ نہیں جو شخص دھوکہ دینے والا ہو اسکو دجال کہتے ہیں سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اس کام میں سب سے بڑھ کر ہیں .... پس اس وجہ سے وہ دجال اکبر ہیں کیونکہ لکھا ہے کہ دجال گرجا سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہوگا وہ قوم تمام دنیا میں سلطنت کرے گی''۔ حقیقۃ الوحی، ص ۴۵۶ / رخ ، ج ۲۲۔یعنی دجل اور چاپلوسی دونوں ہی ساتھ ساتھ چلانے کی کوشش ہے عیسائیوں کو ساری دنیا کا حاکم کہہ کر ساتھ ساتھ حکام کو خوش رکھنے کا عمل بھی جاری ہے، لیکن جیسا کہ مرزا صاحب کا طریق ہے اسکا کچھ نہیں بتاتے کہ کہاں لکھا ہے کہ دجال گرجا سے نکلے گا؟ اسکے علاوہ دجال کو ایک ہی سانس میں واحد کی طرح پیش کر رہے ہیں دوسری طرف اسکو جمع پر منطبق کر رہے ہیں۔مزید وضاحت کے لئے،''دجال گرجا سے نکلے گا''اور ساتھ ہی''پادری لوگ دجال اکبر ہیں''۔

۞:۔اور دوسری طرف دجلیہ طور پر پادریوں کو دجال کہنے کا عمل جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔''خدا نے اپنی پاک کلام میں پادریوں کو سب سے بڑا دجال بیان فرمایا ہے تو نہایت بے ایمانی ہوگی کہ خدا کے کلام کی مخالفت کر کے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرائے''۔ انجام آتھم ، / رخ ، ج ۱۱/ص ۴۷ --۔خدا تعالےٰ کی پاک کتاب قرآن کریم میں کہاں لکھا ہے اسکا کوئی پتہ نہیں بتاتے تا کہ دوسرے بھی اس پر نظر ڈال کر حق الیقین تک پہنچ جائیں۔ہاں جیسا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ انکے وحی اور الہامات قرآن سے کم نہیں، اسلئے انکے اپنے الہامات میں کہیں ایسا ذکر ہو تو اور بات؟

۞:۔مرزا صاحب کے خیال کے مطابق جب خدا کے کلام میں کوئی واضح مثال نہیں مل سکی مرزا صاحب کو اپنی تھیوری کے لئے، تو سوچا کہ چلو حدیث کو بھی ملوث کر و اور بغیر کسی ٹھوس حوالے کے لکھتے ہیں (قادیانی حضرات یہ حوالہ بتائیں)''صحیح مسلم پادریوں کو دجال ٹھہراتی ہے'' انجام آتھم ، انڈکس / رخ ، ج ۱۱/ص ۲۹۔

پھر کہیں جنون اور غصہ کی لہر اٹھی اور اپنی فطرت کے مطابق بے قابو ہو گئے لیکن اتنے بھی بے قابو نہیں ہوئے، پتہ تھا کہ روزگار کا معاملہ ہے اور جہاں انگریزوں کا معاملہ ہوتا تھا تو ہمیشہ کنٹرولڈ بے قابو ہوتے تھے، خیر اسی بے قابو پن میں عیسائیت کو گرجا کا بھوت بنا دیا، پڑھئے اور امام الزماں کے علم کی داد دیجئے، لکھتے ہیں۔''اس میں کیا شک ہے کہ

دجال جس سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے ایک مدت تک گرجا میں قید رہا اور اپنے دجالی تصرفات سے رکا رہا مگر اب آخری زمانہ میں اس نے اس قید سے پوری رہائی پائی ہے اور اس کی مشکیں کھولی گئی ہیں'' انجام آتھم ، ص ۴۴ / رخ ، ج ۱۱ ۔ اگلے حوالہ میں بھوت سے اژدہا بن جاتا ہے اور پادریوں کیساتھ یورپین فلاسفر بھی دجال ہیں۔

۞ :۔''اس تمام تقریر سے ہماری غرض یہ ہے کہ دراصل یہی لوگ دجال ہیں جن کو پادری یا یوروپین فلاسفر کہا جاتا ہے۔ یہ پادری اور یوروپین فلاسفر دجال معہود کے دو جبڑے ہیں، جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمان کو کھاتا جاتا ہے۔ اول تو احمق اور نادان لوگ پادریوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور اگر اور کوئی شخص اُن کے ذلیل اور جھوٹے خیالات سے کراہت کر کے اُنکے پنجے سے بچا رہتا ہے تو وہ یوروپین فلاسفروں کے پنجے میں ضرور آ جاتا ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ عوام کو پادریوں کے دجل کا زیادہ خطرہ ہے اور خواص کو فلاسفروں کے دجل کا زیادہ خطرہ۔ اب یقیناً سمجھو کہ یہی دجال ہے جس کی ہمارے نبی ﷺ نے خبر دی تھی کہ وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا''۔ کتاب البریہ / رخ، ج ۱۳ /ص ۲۵۲۔۲۵۳، حاشیہ۔ یہاں مرزا صاحب کے نائبین اور ماننے والوں سے میرا ایک چھوٹا سا سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کی تمام نسل مرزا ناصر (مرزا صاحب کے پہلے قادیانی پوتے اور جماعت کے تیسرے خلیفہ) سے لیکر اس وقت موجودہ نسل تک سب انہی دجالوں (یوروپین فلاسفروں) کے پاس پڑھنے آ رہے ہیں، بتائیں گے کہ ان میں سے کتنے اور کون کون دجال کے پنجے میں آیا ہے؟ کیونکہ مرزا صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر کوئی پادریوں کے پنجہ سے بچ بھی جاتا ہے تو وہ یوروپین فلاسفروں کے پنجے میں ضرور آ جاتا ہے۔ وہ آپکے نبی ہیں اور نبی کی بات غلط نہیں ہوسکتی، اور اگر وہ فلاسفروں کے پنجہ میں نہیں آئے تو بات غلط ہوگئی، اور اگر مرزا صاحب کی کہی ہوئی بات غلط ہوگئی ہے تو وہ نبی نہیں تھے۔ اور اگر فلاسفروں کے پنجے میں پھنس گئے ہیں تو کیا جماعت احمدیہ دجال کے شاگردوں، مرزا ناصر، مرزا طاہر اور اب مرزا مسرور کو خلیفہ بنا کر بالواسطہ طور پر دجال کو ہی تو نہیں اپنے اوپر مسلط کر رہی ہے؟

۞ :۔لیکن لگتا ہے کہ حکام اور پادریوں کو مرزا صاحب کی انکو بھوت بنانے کی جسارت پسند نہیں آئی اور وہ غالباً انکی مُشکیں کسنے پر تیار ہوگئے، مرزا صاحب نے فوراً کان پکڑے اور کہنے لگے جناب آپ اور پادری ہمارے حاکم اور آپکا مذہب شاہی مذہب ہے۔ اس بار معاف کردیں آئندہ غلطی سے بھی اس طرف رخ نہیں کرونگا، فرماتے ہیں۔''پادری صاحبوں کا مذہب ایک شاہی مذہب ہے۔ لہٰذا ہمارے ادب کا یہ تقاضا ہونا چاہئے کہ ہم اپنی مذہبی آزادی کو ایک طفیلی آزادی تصور کریں۔ اور اس طرح پر ایک حد تک پادری صاحبوں کے احسان کے بھی قائل رہیں۔ گورنمنٹ اگر ان کو باز پرس کرے تو ہم کس قدر باز پُرس کے لائق ٹھیرینگے۔ اگر سبز درخت کاٹے جائیں تو پھر خشک کی کیا بنیاد ہے۔ کیا ایسی صورت میں ہمارے ہاتھ میں قلم رہ سکے گی؟ سو ہشیار ہو کر طفیلی آزادی کو غنیمت سمجھو''۔ البلاغ، رخ، ج ۱۳ /ص ۳۹۲۔ یہ اس مسیح کا کہنا ہے بلکہ نصیحت عامہ ہے جسکا دعویٰ ہے کہ وہ کسرِ صلیب اور قتلِ خنزیر کے لئے آیا ہے، اور اگر راہ خدا کوئی بھی تکلیف آئے تو وہ بخوشی قبول کریگا اور موت بھی اسکو خدا کی راہ سے ہٹا نہ سکے گی؟ اللہ رحم کرے، آمین۔

۞ :۔لیکن لوگ پوچھتے ہیں کہ حضرت اگر آپ مسیح ہیں تو آپکا دجال کہاں ہے۔ اب دجال تو ابھی آیا نہیں یا ظاہر نہیں ہوا کہ جب ابن مریمؑ تشریف لائیں گے تو ظاہر ہوگ، اس لئے جس قرآن سے عیسائیوں کو دجال ثابت کر رہے تھے اسی قرآن سے اب (پتہ نہیں کون سے) ''خدا کے سکھائے ہوئے قرآنی علم'' کے ذریعہ دجال کا ترجمہ ایک گروہ کا کرتے ہیں اور اب ایک گروہ پر آ جاتے ہیں، لکھتے ہیں، ''ہم پہلے قرآن سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کوئی ایک .... دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان''۔ تحفہ گولڑویہ ، /رخ ، ج ۱۷ /ص ۲۱۱۔۲۱۲ (مفہوم)۔

۞ :۔لیکن لوگ مطمئن نہیں ہوتے اور دجال کی وضاحت مانگتے ہیں۔ اب چونکہ کبھی عیسائیوں کو کبھی پادریوں کو دجال قرار دے چکے تھے اور اب حکام کے ڈر سے دوبارہ ایسی جرات نہیں کر سکتے تھے کہ دوبارہ براہ راست انکو دجال کہیں اور دوسری طرف مرید بھی ہاتھ سے جانے کا ڈر تھا، اور مرزا صاحب تاویل سازی کے فن میں استادوں کے استاد تو تھے ہی، ایک نئی بات پیش کردی، لکھتے ہیں۔''ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد باقبال قومیں ہوں اور گدھا انکا یہی ریل ہو''۔ ازالہ اوہام حصہ اول، / رخ ، ج ۳/ ص ۱۷۴ ۔ کیا نقطہ پیدا کیا ہے''ہمارے نزدیک ممکن ہے''، یعنی سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے؟ تا کہ کل کو کوئی ایسی بات سامنے آئے جو اس رائے

کے مطابق نہ ہو تو کہہ سکیں کہ یہ تو امکان تھا صرف اور اگر بات چل جائے تو کہہ دیں دیکھا مرزا صاحب کی امکانی بات بھی خدا نے پوری کر دی اور یہ نبوت کا ثبوت ہے!

۞ :۔ لگتا ہے کہ یہ تشبیہہ بھی مرزا صاحب کے آقاؤں کو پسند نہیں آئی۔ انہوں نے مرزا صاحب کو کہا ہو گا کہ کیا تم ہمیں دجال سے مشابہت دینا چھوڑ نہیں سکتے، اب مرزا صاحب کی جان میں بن آئی کہ دعویٰ مسیح موعود کا ہے اور دجال کے ذکر کے بغیر بات آگے چل ہی نہیں سکتی، اب ہوتا کیا ہے غالباً ایک طرف دباؤ تھا کہ خبردار ہمارا نام لیا دوسری طرف بطور مسیح لوگ دجال کا بھی پوچھتے ہیں، پادریوں اور انکے واسطہ سے گورنمنٹ کا بھی ڈر، کیا کریں کہ اگر دجال کو حدیث کی تشریح کے مطابق مان لیں تو جھوٹے بنتے ہیں اور اگر اپنی خود ساختہ تشریح پیش کریں تو گورنمنٹ کہے گی کہ تم ہمیں یا کم از کم ہمارے مذہب کے ماننے والوں اور پادریوں کے مقابل پر لڑنے والے مسیح بن رہے ہو۔ اسکا حل یہ نکالا کہ،" وہ وحشی نادان ہیں نہ مسلمان اور ہم نے اگر کسی کتاب میں پادریوں کا نام دجال رکھا ہے یا اپنے تئیں مسیح موعود قرار دیا ہے تو اس کے وہ معنی مراد نہیں جو بعض ہمارے مخالف مسلمان سمجھتے ہیں۔ ہم کسی ایسے دجال کے قائل نہیں جو اپنا کفر بڑھانے کے لئے خونریزیاں کرتا پھرے"۔ مجموعہ اشتہارات، ج ۲/ص ۱۳۰۔ یہ عبارت خود ہی سب کچھ کہہ رہی ہے۔ کیا کُفر خون ریزیوں کے بغیر بھی آگے بڑھ سکتا ہے؟ لیکن مرزا صاحب اسلامی عقیدہ کو اور اس حدیث کو جھٹلاتے ہوئے خود بھی مطمئن نہیں تھے، جس میں کہ دجال اپنی فوجوں کے ساتھ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو گھیر لے گا، اور اسکے بعد وہ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں قتل ہو گا، ایک اور جواز مل گیا کہ ایک حدیث مبارکہ میں تھا کہ دجال مشرق سے ظاہر ہو گا اسی کو پیش کر دو۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب کے وہ صرف وہی حدیثیں پیش کرتے تھے جو انکی وحی کے معارض نہیں ہوتی تھیں باقی کو ردی کی طرح پھینک دیتے تھے۔

۞ :۔ مرزا صاحب نے مغرب سے آنے والے پادریوں کو دجال کہا تھا، کبھی پورے گروہ کو ہی دجال کہا، اب بغیر کسی معذرت کے مرزا صاحب نے دجال کے آنیکی سمت ہی بدل ڈالی۔ لکھتے ہیں کہ،" اس لئے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق میں ہی ظاہر ہونگے اور وہ ملک ہند ہے"۔ تحفہ گولڑویہ/ رخ، ج ۱۷/ ص ۱۶۷۔ لیکن یہ استدلال دیتے وقت بھول گئے کہ وہ خود مسیح اور مہدی کو ایک ہی شخصیت قرار دے چکے ہیں اور دونوں القاب استعمال کر رہے ہیں، اسطرح اگر ہم انکی یہ بات مان لیں کہ یہ تین شخصیتیں ہیں تو پھر مرزا صاحب کا دعویٰ کہ دونوں شخصیتیں ایک ہیں غلط ہو جاتا ہے اور اگر انکا دعویٰ مانا جائے تو انکا استدلال مسیح، مہدی اور دجال کے بارہ میں کہ تین شخصیتیں ہیں غلط ہو جاتا ہے، دونوں صورتوں میں چاہے دعویٰ غلط ہو یا استدلال، مرزا صاحب جھوٹے پڑتے ہیں۔

۞ :۔ انہوں نے سوچا کہ دجال کی آمد کا قصہ ہی پاک کرو، ایک نئی تحقیق کا عندیہ دیا اور اس تحقیق کا نتیجہ کیا نکلتا ہے پڑھیے اور سر دھنیے" مسیح الدجال جسکا ترجمہ ہے خلیفہ ابلیس کیونکہ دجال ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو اسکا اسم اعظم ہے........ یہی ہمارا مذہب ہے کہ دراصل شیطان کا اسم اعظم ہے جو بمقابل خدا تعالیٰ کے اسم اعظم ہے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ نہ حقیقی طور پر دجال یہود کو کہہ سکتے ہیں نہ نصاریٰ کے پادریوں کو اور نہ کسی اور قوم کو، کیونکہ یہ سب خدا کے عاجز بندے ہیں"۔ تحفہ گولڑویہ، حاشیہ، ص ۲۶۸۔ ۲۶۹/ رخ، ج ۱۷۔ دیکھیں کس طرح اب پادری دجال نہیں رہے، تو کیا شیطان رسول پاک کے زمانہ میں نہ تھا؟ اور چونکہ شیطان نظر آنے والی چیز نہیں، اس لئے اس طرح دجال کو ختم کرنے کا ٹنٹا ہی اڑا دیا، کیونکہ کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ شیطان کی لاش کہاں ہے؟ غالباً جب اس قسم کے اعتراض پیدا ہوئے مرزا صاحب ایک نئی تھیوری لے آئے۔ اور جو پہلے حوالے آپ پڑھ کر آئے ہیں جن میں قرآن کی رو سے پادریوں کو، نصاریٰ کو، یہودیوں کو، فلاسفروں کو دجال کہا تھا وہ سب اس حوالے سے مرزا صاحب نے خود ہی غتر بود کر دیا۔ خدا تعالیٰ اسی طرح جھوٹے مدعی نبوت کے اپنے ہاتھوں سے ہی اپنی باتوں کو غلط قرار دلوا دیتا ہے۔

۞ :۔ سو مرزا صاحب اب دجال کے متعلق تمام احادیث اور عالم اسلام کے چودہ سو سالہ عقائد اور تشریحات کے برخلاف ایک نئی بات پیش کرتے ہیں۔" انہی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے کہ دجال معہود آنخضرت کے زمانہ میں ہی ظاہر ہو گیا تھا"۔ ازالہ اوہام حصہ اول، ص ۲۱۲/ رخ، ج ۳

۞ :۔ اب سوال آیا کہ وہ کونسا دجال تھا جو رسول کریم کے دور میں ظاہر ہو گیا تھا، تو احادیث پر بہتان باندھتے ہوئے مرزا صاحب دنیا کو بتاتے ہیں کہ،" ابن صیاد کا دجال معہود ہونا ایسے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ اس میں کسی طور کے شک وشبہ کو راہ نہیں"۔ ازالہ اوہام حصہ اول، ص ۲۱۹/ رخ، ج ۳۔ یہ کس حدیث سے یا اسلامی تاریخ سے یا کسی صحابیؓ کی روایت سے ثابت ہے، کوئی مصدقہ حوالہ؟؟؟ ابن صیاد ایک بچہ تھا، جسکے ایک آنکھ نہیں تھی، دوسری باہر کی طرف نکلی ہوئی تھی اور نہایت ہی تیز اور کریہہ آواز میں چیختا تھا، کہ کانوں کے پردوں پر زور پڑتا تھا، صحابہؓ کرام نے خیال کیا کہ شاید یہ دجال ہو اور رسول پاک ﷺ تک بات پہنچائی، اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اسکو قتل کر دیتا ہوں، حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرؓ اگر یہ دجال ہے تو تم اسکو قتل نہیں کر سکتے، کیونکہ اسکو حضرت ابن مریم نے قتل کرنا ہے اور اگر یہ دجال نہیں تو کیوں بے گناہ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگتے ہو اور اسپر حضرت عمرؓ اپنے ارادہ سے باز آئے اور ابن صیاد مسلمان ہو گیا اور کچھ عرصہ کے بعد غالباً طبعی موت مر گیا۔ یہ ابن صیاد کی مختصر روداد ہے

،قارئین تفصیل احادیث کی کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں۔اب دیکھیں مرزا صاحب کی دیانتداری، کہ احادیث اور تاریخ کچھ اور کہہ رہی ہیں اور یہ صاحب احادیث کا نام لیکر غلط بیانی کر کے اپنے مریدوں کو مطمئن یا الجھانے کی کوشش کرتے رہے۔

۞:۔اور مرزا صاحب نے اپنے اصحاب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ’’مجھے تعجب ہے کہ کیوں بے چارے ابن صیاد پر یہ ظلم کیا جاتا ہے کہ خواہ نخواہ اُسے دجال بنایا جاتا ہے حالانکہ ساری عمر میں اس سے کوئی شرارت ظاہر نہیں ہوئی بلکہ اس نے مسلمان ہو کر اپنی جان دی اور شہید ہوا۔اس نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق نبی الامین کہہ کر کی اور اسکی ماں بھی معلوم ہوتا ہے مسلمان تھی۔ یہ حضرت ابن صیاد رضی اللہ عنہ ہیں‘‘۔ ملفوظات / ج ۲ / ص ۳۸۱۔اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ مرزا صاحب کس طرح، کسی قسم کی بھی شرم اور حیاء محسوس کئے بغیر پینترے بدلتے تھے۔جس ابن صیاد کو دجال قرار دیا اب اسکو رضی اللہ عنہُ قرار دے رہے ہیں، شرم مگر تم کو نہیں آتی؟

۞:۔لیکن جب علماء کی طرف سے اسکی تردید آئی کہ احادیث میں نہیں اور نہ تاریخ میں تو مرزا صاحب، خدا کے سکھائے ہوئے علم قرآن کے مطابق کی ہوئی سب تشریحات بھول گئے۔اور پھر مرزا صاحب نے ایک اور پینترا بدلا کہ ’’اصل بات یہ ہے کہ دجال بھی مسیح موعود کی طرح ایک موعُود ہے۔اسکا نام **المسیح الدجال** ہے.............. جیسے مریم میں نفخ روح سے ایک مسیح پیدا ہوا۔اسی طرح اس کے بالمقابل ایک خبیث وجود کا ہونا ضروری ہے۔جس میں روح القدس کی بجائے خبیث روح کا نفخ ہوا۔اس کی مثال ایسی ہے جیسے بعض عورتوں کو رجا کی بیماری ہوتی ہے اور وہ خیالی طور پر اس کو حمل ہی سمجھتی ہیں۔ یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کی طرح سارے لوازم ان کو پیش آتے ہیں اور چوتھے مہینے حرکت بھی محسوس ہوتی ہے مگر آخر کچھ بھی نہیں نکلتا۔**اسی طرح پر المسیح الدجال کے متعلق** خیالات کا ایک بُت بنایا گیا ہے اور **قوت واہمہ نے اسکا ایک وجود خلق کرلیا** جو آخر کار ان لوگوں کے اعتقاد میں ایک خارجی وجود کی صورت میں نظر آیا۔المسیح الدجال کی حقیقت تو یہ ہے‘‘۔ ملفوظات، ج ۲/ ص ۳۸۲۔اگر ہم مرزا صاحب کی یہ تشریح مان لیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ جس دجال کا ذکر احادیث میں فرما گئے ہیں اور بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم جس دجال کو قتل کریں گے وہ سب سرورِ کائنات، شافعی دوجہاں، فخرِ رُسل، امام الانبیاء، محسن انسانیت، رحمت اللعالمین، خاتم الانبیاء آنحضرت رسول پاک ﷺ کی **قوت واہمہ کا تخیل** کردہ وجود ہے؟ دوسرے مرزا صاحب کے اپنے رجا کا (مرزا سے مریم بننے، روح نفخ ہونے، حاملہ ہونے اور خود ہی ماں سے بچہ بن جانے وغیرہ کا دلچسپ اور لاینحل) قصہ ہی ہضم نہیں ہو پا رہا تھا، کہ اب کسی اور رجا کا قصہ پیش کردیا اور ظلم کی انتہا یہ کہ ایس بے سروپا تخیل کی پرواز میں سرورِ کائنات، شافعی دوجہاں، فخرِ رُسل، امام الانبیاء، محسن انسانیت، رحمت اللعالمین، خاتم الانبیاء آنحضرت رسول پاک ﷺ کی ذات اقدس کو ملوث کر رہا ہے یہ شخص۔واہ مرزا صاحب واہ۔

۞:۔اگر دجال کا خیال رجا ہے، اور قوت واہمہ کا ہی خلق ہے تو مرزا صاحب ہندوستان میں پیدا ہونے والے کس دجال کا ذکر کر رہے ہیں۔فرماتے ہیں، ’’تعجب کا مقام ہے کہ بموجب احادیث صحیحہ کے دجال تو ہندوستان میں پیدا ہوا اور مسیح دمشق کے میناروں پر جا اُترے‘‘۔ آئینہ کمالات اسلام / رخ، ج ۵ / ص ۲۱۸۔کونسی حدیث میں لکھا ہے کہ دجال ہندوستان میں پیدا ہوگا؟ دوسرے وہ اپنے **رجا** والی بات کو کس کھاتے میں ڈالتے ہو؟

۞:۔مرزا صاحب نے قرآن کریم کی آیات میں سے سے الناس سے مراد دجال معہود مراد لیا۔مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ، ’’مسیح موعود اسی اُمت میں سے ہوگا قرآن شریف کی یہ آیت ہے **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس**۔سورۃ آل عمران۔اسکا ترجمہ یہ ہے کہ تم بہترین اُمت ہو کہ تا تم تمام دجالوں اور دجال معہود کا فتنہ فرد کر کے اور اُن کے شر کو رفع کرکے.......... تحفہ گولڑویہ / رخ، ج ۱۷ / ص ۱۲۰۔اگلی ہی سطر میں اپنی کرشمہ ساز تاویلات کی چمتکار دکھلاتے ہوئے، بہترین اُمت کا خطاب واپس لیکر، انکو دجال بنا دیتے ہیں، لکھتے ہیں کہ، ’’ واضح رہے کہ قرآن شریف میں الناس کا لفظ بمعنی دجال معہود بھی آتا ہے۔اور جس جگہ ان معنوں کو قرینہ قویہ متعین کرے تو پھر اور معنے کرنا معصیت ہے، چنانچہ قرآن شریف کے ایک اور مقام میں الناس کے معنی دجال ہی لکھا ہے۔اور وہ یہ ہے۔**خلق السموات و الارض اکبر من خلق الناس**۔ سورۃ المومن، آیت ۵۸۔تحفہ گولڑویہ / رخ، ج ۱۷ / ص ۱۲۰ ۔میں ابھی اس آیت کے معنی جو مرزا صاحب کے بیٹے، جماعت کے دوسرے خلیفہ اور مصلح موعود ہونے کے دعویدار، مرزا بشیر الدین محمود نے کئے ہیں، آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔’’آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے بڑا کام ہے، مگر اکثر انسان نہیں جانتے‘‘۔ تفسیر صغیر، شائع کردہ اسلام پبلیکیشنز، لندن، یو کے، ۱۹۹۰ء۔اور قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ، و مرزا صاحب کے پوتے، مرزا طاہر احمد نے اپنے ترجمہ قرآن، شائع کردہ، اسلام پبلیکیشنز، جولائی ۲۰۰۰ء۔میں بھی یہ ہی ترجمہ کیا ہے، نیز قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کے بانی و امیر نے بھی یہی معنی اپنے ترجمہ ’’بیان القرآن‘‘ میں کئے ہیں۔بات یہاں ہی نہیں رکتی بلکہ مزید فرماتے ہیں ’’آخری

سورۃ الناس کی آخری آیت کے لفظ الناس سے بھی دجال معہود مراد لیا ہے۔ ایام الصلح، ص ۲۹۶ / رخ، ض ۱۴۔ یعنی اب اسکا مطلب یہ ہے کہ ''الناس'' میں ڈھونڈتے رہو کہ دجال کون ہے اور کہاں ہے؟ مرزا صاحب کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ انکو قرآن کا علم ہر ذی روح سے بڑھ کر دیا گیا ہے۔ جب ہم مرزا صاحب کے اولاد اور نائبین کو دیکھتے ہیں تو ہمیں وہ بھی مرزا صاحب کے ترجمہ سے اختلاف کرتے ہوئے اس دعویٰ سے متفق نظر نہیں آتے۔

۞:۔ اور اس تاثر کو پکا کرنے کے لئے قرآن شریف کی ناجائز آڑ لے لی۔ جس قرآن کی رو سے عیسائیوں کو دجال قرار دے رہے تھے اسی قرآن کی رو سے اب شیطان کو دجال قرار دے رہے ہیں، پڑھئے اور اس دجل پر بھی استغفار پڑھئے۔ لکھتے ہیں کہ ''قرآن شریف اس شخص کو جس کا نام حدیثوں میں دجال ہے شیطان قرار دیتا ہے جیسا کہ وہ شیطان کی طرف سے حکایت کر کے فرماتا ہے **قال انظرنی الٰی یوم یبعثون قال انک من المنظرین**، سو وہ دجال جسکا حدیثوں میں ذکر ہے وہ شیطان ہی ہے جو آخر زمانہ میں قتل کیا جائیگا'' حقیقة الوحی / رخ، ج ۲۲ / ص ۴۱۔ قرآن نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام نہیں کہ جس میں متضاد باتیں ہوں، قرآن اللہ کا کلام ہے، اور اس میں کوئی اختلاف نہیں، یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک بار وہ عیسائیوں کو دجال قرار دے، دوسری مرتبہ غیر مرئی، شیطان کو دجال قرار دے، تیسری بار گرجا کا بھوت قرار دے، اور چوتھی بار شیطان کا اسم اعظم قرار دے۔ اور مرزا صاحب نے قرآن کا حوالہ سے جو مختلف معنی دجال کے کئے ہیں ان میں سے مجھے یقین ہے کہ ایک بھی قرآن سے نہیں بلکہ اپنے مراقی دماغ سے لئے ہیں۔

۞:۔ مرزا صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں، ''دجال کے لئے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل ملادے۔............... اور چونکہ آئندہ کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، اس لئے پہلے نبی کے تابع جب دجل کا کام کریں گے تو وہی دجال کہلائیں گے''۔ مجموعہ اشتہارات، ج ۲ / ص ۱۳۱۔ اب جب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب، دجال کے معنوں میں اپنی تشریحات کو ہر بار ایک نیا رنگ دے رہے ہیں اور ہر بار پہلے سے مختلف و متضاد معنی کر رہے ہیں، جسکو ہم بلا جھجک مرزا صاحب کے بھی مطابق دجل قرار دے سکتے ہیں۔ اب جب ہم مرزا صاحب کی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں تو مرزا صاحب نے پہلے رسول مقبول ﷺ کی پیروی اختیار کی اور اسلام کے تیرہ سو سال سے تسلیم شدہ عقائد کا پرچار کیا، اسکے بعد مجددیت کا دعویٰ کرتے ہوئے ان تعلیمات میں اپنی باطل تاویلات کو ملانا شروع کیا، حتیٰ کہ مجددیت سے چھلانگ لگا کر مسیح موعود بنے اور پھر مہدی کی احادیث کا انکار کرتے ہوئے بھی مہدی کا دعویٰ کیا اور پھر جو احادیث مرزا صاحب کے دعووں کو جھٹلاتی تھیں انکو ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کا عمل کرتے ہوئے نبوت کے مدعی ہوئے اور پھر اس سے آگے کے جہانوں کی تلاش میں سرگرداں ہو گئے۔ ان سب باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں بلا جھجک کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب نے دجال کی جو یہ تعریف کی ہے کہ نبی برحق کا تابع ہو کر پھر سچ میں باطل ملادے، اس تعریف کے سب سے زیادہ حقدار اور اس پر بلا شبہ صحیح عمل کرنے والے مرزا غلام اے قادیانی ہیں، وہ اوپر دئے گئے حوالہ میں کسی نبی کے آنیکا کا انکار کیا اور انکے مخالف و مرید یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کا ہے، اس لئے ہم ان کو بلا شبہ دجال معہود تو نہیں کہتے لیکن اسکا پیشرو یا اسکا چھوٹا بھائی کہہ سکتے ہیں۔

۞:۔ مرزا صاحب عیسائی مذہب پر تنقید کے دوران ایک اور جگہ دجال کی تعریف میں لکھتے ہیں، ''اور جیسا کہ لکھا ہے کہ دجال نبوت کا دعویٰ کرے گا اور نیز خدائی کا دعویٰ بھی اس سے ظہور میں آئیگا''۔ شہادة القرآن / رخ، ج ۶ / ص ۳۱۶۔ مرزا صاحب نے جو دلائل اس کے بارہ میں دئے ہیں، اُن دلائل میں پادریوں کی جگہ مرزا صاحب کا نام رکھ دیا جائے اور بائبل کی جگہ مرزا صاحب کی تصنیفات رکھ دیا جائے تو وہ تمام دلائل مرزا صاحب کو ہی دجال بناتے ہیں۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب نے نہ صرف دعویٰ نبوت کیا بلکہ خدائی کا دعویٰ بھی کیا۔

مرزا صاحب ایک لمبا عرصہ دعویٰ نبوت کا شدومد سے انکار کرتے رہے ، مجدد کی حیثیت میں فرماتے ہیں کہ ''خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائیگا''۔ ازالہ اوہام، حصہ دوم / رخ، ج ۳ / ص ۴۱۲۔ اور دوسری جگہ فرماتے ہیں، ''میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں''۔ آسمانی فیصلہ / رخ، ج ۴ / ص ۳۱۳۔ اور اسکے بعد بطور مسیح موعود اور حتمی دعویٰ نبوت سے ۲۔۳ سال قبل اپنے ایک اشتہار میں فرماتے ہیں، ''ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں''۔ مجموعہ اشتہارات / ج ۲ / ص ۲۹۷ / مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء۔

اب اسی شدومد سے دعویٰ نبوت کر رہے ہیں۔ پہلا دعویٰ جو میں دے رہا ہوں اس میں ایک بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا صاحب ۱۸۹۷ء تک مدعی نبوت پر لعنت بھیج رہے ہیں مگر جب نبی اور رسول کا دعویٰ کرتے ہیں تو اپنے الہام مندرجہ براہین احمدیہ جو کہ ۱۸۸۲ء میں چھپی ہے کا حوالہ دیتے ہیں، کیا یہ دجل نہیں ہے؟ مرزا

صاحب لکھتے ہیں،''خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے ایسے الفاظ رسول اور مُرسل اور نبی کے موجود ہیں ....اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں (دیکھو صفحہ ۴۹۸، براہین احمدیہ) اسمیں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے''۔ایک غلطی کا ازالہ/ رخ، ج ۱۸ / ص ۲۰۶۔ اسکے بعد دوسری جگہ لکھتے ہیں،''ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی بھی کہا گیا ہے اور امتی بھی .... اسی لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی''۔ ازالہ اوہام حصہ ۲/ رخ، ج ۳ / ص ۴۱۰۔اس حوالہ سے کیا ظاہر ہوتا ہے کہ دس (۱۰) سال تک انکو اپنے نبی ہونے کا پتہ نہیں تھا، اب پتہ چلا ہے تو اقرار کر رہے ہیں، لیکن پانچ سال بعد پھر پتہ چلتا ہے کہ انکو غلطی لگی تھی اس لئے پانچ سال کے بعد مدعی نبوت پر لعنت بھیج دی، لیکن پھر ۱۹۰۱ء میں خیال آیا کہ یہ تو سب کچھ غلط تھا، میں نبی اور رسول ہوں۔اب لوگوں کو الجھاوؤں میں ڈالنے کے لئے ظلی، بروزی، عشق رسول کی وجہ سے نبوت کا دعویٰ ہے اور کہا جا رہا تھا کہ یہ شرعی نبوت نہیں اور مرزا صاحب کوئی نئی شریعت نہیں لائے، اس وجہ سے خاتم النبیین کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔لیکن ابھی جو حوالہ میں پیش کرونگا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انکا دعویٰ ایسا نبی ہونے کا تھا جو نئی شریعت لایا بھی لایا ہے۔مرزا صاحب لکھتے ہیں،''شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔پس اس تعریف کی رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''۔ اربعین نمبر ۴/ رخ، ج ۱۷/ ص ۴۳۵۔اب یہ طریقے اور چالبازیاں کہ کبھی اقرار نبوت، کبھی انکار نبوت، وغیرہ وغیرہ کو ہم دیکھیں تو کیا مرزا صاحب اپنے ہی اس قول کے مصداق ثابت نہیں ہوتے کہ ''دجال نبوت کا دعویٰ کریگا''۔

۞:۔پھر مرزا صاحب دجال کے بارے میں لکھتے ہیں،''اور نیز خدائی کا دعویٰ بھی اس سے ظہور میں آئیگا''۔ شہادۃ القرآن / رخ، ج۶ / ص ۳۱۶۔نبوت کا دعویٰ تو ہم نے اوپر ثابت کر دیا، کیا مرزا صاحب نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا؟ بالکل کیا!!! مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کا کشف اور خواب ایک حقیقت ہوتا ہے اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ،''الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے''۔ازالہ اوہام حصہ اول / رخ، ج ۳ / ص ۱۷۸۔اسکے بعد ہم مرزا صاحب کا دعویٰ خدائی مختصر لکھتے ہیں، تفصیل جاننے کے لئے انکی کتاب دیکھ لیں۔مرزا صاحب لکھتے ہیں،''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں ....اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اُسکے اعضاء میری آنکھ اُسکی آنکھ اور میرے کان اُسکے کان اور میری زبان اُسکی زبان بن گئی تھی ....میں نے دیکھا کہ اسکی قوت مجھ میں جوش مارتی اور اُسکی اُلوہیت مجھ میں موجزن ہے .... میں اُس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں ....اور اُس حالت میں مَیں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اسکی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اُسکے خلق پر قادر ہوں .... پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ **اردث ان استخلف فخلقت آدم۔ انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم**۔کتاب البریہ / رخ، ج ۱۳ / ص ۱۰۳ تا ۱۰۵۔اب کیا اس کے بعد مرزا صاحب کے خدائی کے دعویٰ میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دجال کی جو نشانی لکھی تھی کہ وہ نیز خدائی کا بھی دعویدار ہوگا، اپنے ہاتھوں سے اسپر عمل کر کے اسکی تصدیق کر دی کہ وہ خود ہی دجال بھی ہو سکتے ہیں۔

۞:۔مرزا صاحب نے دجال کی ایک اور بڑی زبردست نشانی لکھی ہے۔لُغت عرب کی رُو سے دجال کی مختلف نشانیاں بیان کرتے ہوئے ایک علامت یہ بھی لکھتے ہیں کہ،''

لُغت عرب کی رُو سے دجال اُس گروہ کو کہتے ہیں ....اور وہ گروہ جو طرح طرح کی کلوں اور صنعتوں اور خدائی کاموں کو اپنے ہاتھ میں لینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں''۔کتاب البریہ / رخ، ج ۱۳ / ص ۲۴۴ حاشیہ۔لو بھئی قادیانی انجینئر و، صنعتکارو، کاریگرو، جو کلوں اور صنعتوں کے کام میں پڑے ہوئے ہو اور سائنسدانو جو قدرت کے رازوں کی گتھیاں سلجھانا چاہتے ہو، تمہاری عاقبت تو مسیح کو ماننے کے باوجود ضائع ہو گئی کیونکہ تمہارے کام، تمہارے ہی مسیح کے مطابق دجال والے ہیں۔اور مزے کی بات تو

یہ ہے کہ قادیانی جماعت کا بہت سارو پیہ حصص کی صورت میں انہی دجالی کاموں میں لگا ہوا ہے۔میرے خیال میں قادیانی جماعت کے خلیفے اپنے نبی کی ہدایت کے باوجود اسکی کتابیں نہیں پڑھتے ورنہ وہ جماعت کو دجالی کاموں سے روکتے اور خود بھی باز رہتے۔

دجال کے بارے میں مرزا صاحب نے اور بھی بہت کچھ لکھا ہے جو ہم سب یہاں پیش نہیں کر سکتے، اصل مقصد مرزا صاحب کی تضاد بیانیوں اور خود ساختہ نبی کے بہانوں کی طرف توجہ دلانا تھا ممکن ہے کہ کوئی قادیانی دوست مرزا صاحب کی محبت میں کہیں کہ کہانی بے بنیاد ہے یا ایسے ہی ہے، ہمارا چیلنج ہے کہ اس میں ایک بھی حوالہ مرزا غلام اے قادیانی کا غلط نہیں دیا گیا، آپ میرے انداز سے اختلاف بے شک کر لیں لیکن آپ میری اس بات کا جواب کبھی نہیں دے پائیں گے کہ کیا اللہ کے نبی ایسے جھوٹے ہوتے ہیں؟ کیا اللہ کے نبی ایسی متضاد تشریح کرتے ہیں؟ کیا اللہ کے نبی قرآن کریم پر ایسا بہتان باندھ سکتے ہیں؟ کیا اللہ کے نبی جس کا بروز اور ظل ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں اسکی دی ہوئی خبروں کو اس طرح الجھاووں کا شکار بنا سکتے ہیں؟ جبکہ دعویٰ یہ ہے کہ وہ الجھاووں کو سلجھانے آئے ہیں۔کیا اللہ کے نبی ہر روز اپنا موقف بدل لیتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر میرے قادیانی (احمدی) دوستو خدا کے لئے سوچو، کس تھالی کے بینگن کے پیچھے لگے ہوئے ہو؟ جو ہر روز ایک ہی بات پر نیا موقف بدلتا ہے! کس کی خاطر دشمن ایمان، اسلام، قرآن اور رسول ﷺ بنے ہوئے ہو؟ اگر مرزا غلام اے قادیانی کے ماننے والے ہو تو نبی کریم ﷺ کی تعلیم کے خلاف جا رہے ہو اس لئے مسلمان نہیں ہو، اور اگر رسول پاک ﷺ کے ماننے والے ہو تو کسی غلط فہمی کی بنا پر جھوٹے نبی کے پیچھے بھٹک رہے ہو، اس جھوٹے نبی کا ہاتھ جھٹک کر راہ راست کی طرف واپس آ جاؤ ورنہ جھوٹی نبوت لاکھوں دوسروں کی طرح آپ اور آپکی نسلوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا دے گی۔جیسا کہ مرزا صاحب خود کہتے ہیں کہ ''پرلے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے''۔ست بچن /رخ، ض ۱۰/حاشیہ ص ۱۴۱۔تو مرزا صاحب کے دجال پر اتنے متضاد بیانوں کو ہی دیکھیں تو کم از کم مرزا صاحب اپنے ہی معیار کے مطابق جاہل ضرور ثابت ہوتے ہیں اور نبی کا استاد اللہ تعالےٰ خود ہوتا ہے اس لئے نبی جاہل نہیں ہو سکتا۔اور اگر مرزا صاحب کے یہ دجل اور جھوٹ دیکھنے کے بعد بھی انکے پیروکاروں میں شامل رہے تو آپکا حساب بھی دجال کے پیروکاروں کے ساتھ ہی ہو گا۔اللہ تعالےٰ ہم سب کو رسول پاک ﷺ کی بتائی ہوئی سچی راہ کو پہچاننے کی توفیق دے اور ایمان والوں کے ساتھ خاتمہ بالخیر کرے۔آمین